

بیچ کی کڑی

قیامت کی علامات دو قسم کی ہیں:

(1) علامات بعیدہ یعنی وہ علامات جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں یا ان کے زمانے کے بعد لیکن آج سے کافی پہلے ظاہر ہو چکی ہیں اور ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتاً زیادہ فاصلہ ہے۔ (2) علامات متوسطہ: وہ علامتیں جو ظاہر ہو گئی ہیں مگر ابھی انتہا کو نہیں پہنچیں۔ جب یہ عروج کو پہنچیں گی تو تیسری قسم کی علامات کی ابتدا ہو جائے گی۔ (3) علامات قریبہ: یہ علامات قیامت کے بالکل قریب کی ہیں۔ ایک دوسرے کے بعد پے در پے ظاہر ہوں گی اور جب یہ سب (کُل دس کے قریب ہیں) ظاہر ہو چکیں گی تو کسی بھی وقت قیامت اچانک آجائے گی۔

پہلی اور تیسری قسم کی علامات کا تعلق کائنات میں ہونے والے واقعات سے ہے جبکہ بیچ کی دوسری قسم کا تعلق انسانوں کے اعمال سے ہے۔ مثلاً: پہلی قسم میں یہ علامات آتی ہیں: آخری نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وفات، شق القمر کا واقعہ، فتنہ تاتار وغیرہ۔ دوسری قسم وہ گناہ اور بد اعمالیاں ہیں جن میں انسان مبتلا ہو کر جائز و ناجائز کو بھلا دیں گے۔ برائیوں کا اتنا چلن ہوگا کہ مساجد و مدارس بھی موسیقی کی غیر ضروری موبائل گھنٹیوں اور دائیں بائیں سے گانے بجانے کی آوازوں سے متاثر ہوں گے۔ یہ ستر سے کچھ اوپر گناہ ہیں جو احادیث شریفہ میں تفصیل سے مذکور ہیں۔ تیسری قسم کا تعلق عجیب و غریب کائناتی واقعات سے ہے۔ یہ دس ہیں اور ان میں سے پانچ کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک ہے اور پانچ کا آپ کے نزول کے بعد سے۔ ان آخری پانچ کو علامات قربیٰ یا کبریٰ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے بعد قیامت بس یوں بپا ہو جائے گی جیسے حاملہ اونٹنی کے آخری دن کہ نجانے کب بچہ جن دے۔ پہلی پانچ علامات تک دنیا پر خیر کا غلبہ ہوگا اور آخری پانچ شر کے کُل غلبہ تک ہوں گی۔ بالآخر سب انسان چاہے خیر کے عامل ہوں یا شر پر کار بند، آخری حساب کے لیے پیش ہو جائیں گے۔

ان پانچ پانچ علامات سے پہلے یہ سمجھیے کہ حضرت مہدی علامات متوسطہ اور علامات قریبہ کے درمیان کی کڑی ہوں گے یعنی جب دنیا پر ہمہ گیر شر اور ظلم غالب ہو کر دائمی اور حتمی غلبہ کے قریب ہوگا اور اہل حق سخت آزمائش میں ہوں گے تو اہل حق کی قیادت کے لیے حضرت مہدی کا ظہور ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات علامات قریبہ اور علامات قربیٰ کی درمیانی کڑی ہوگی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں پوری دنیا میں اسلام کا نفاذ ہوگا، پھر ان کی وفات کے بعد حالات بدلنے شروع ہو جائیں گے حتیٰ کہ روئے زمین پر شریر ترین لوگ رہ جائیں گے جو سڑکوں پر کھلم کھلا گدھوں کی طرح بدکاری سے بھی نہیں شرمائیں گے۔

پانچ ”علامات قریبہ“ یہ ہیں: ظہور مہدی، خروج دجال، نزول مسیح، ہر مجرون (Armagedon) نامی عالمگیر جنگ جو اسرائیل کا خاتمہ کرے گی اور یا جوج ماجوج..... پانچ ”علامات قربیٰ“ یہ ہیں: (1) نصف یعنی زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں۔ (2) کائنات میں ہر طرف پھیلا ہوا دھواں (3) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (4) زمین سے ایک عجیب الخلق جانور کا نکلنا جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور انہیں آخری مرتبہ بد اعمالیوں کے برے انجام سے ڈرائے گا۔ (5) یمن سے ظاہر ہونے والی آگ جو لوگوں کو ہنکا کر شام کی طرف لے جائے گی۔

جب حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام علامات قیامت میں سے آخری اقسام کی بیچ کی کڑی ہیں اور حضرت مہدی کا ظہور اس وقت ہوگا جب زمین گناہوں سے اور عالم اسلام کفر کے ظلم و جبر سے بھر جائے گا، مسلمان اپنی قیادتوں سے تنگ و نالاں ہوں گے اور کسی نجات دہندہ قائد کا شدت اور بے چینی سے انتظار کر رہے ہوں گے

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

مسیحیات سے متعلق دس سوال

اور اس جبر کے عالم میں بھی کفر کی پیش قدمی کے سامنے اپنی جہادی مزاحمت جاری رکھیں گے حتیٰ کہ پوری دنیا میں تھوڑا سا ٹکڑا رہ جائے گا جو ان کی پناہ گاہ ہوگا..... جب یہ سب کچھ ”اینڈ آف ٹائم“ کے آثار میں سے ہے تو پھر اس دور میں جینے والے مسلمانوں کو ایک رات بھی توبہ کیے بغیر بستر پر جانا اور ایک صبح بھی جہاد اور مجاہدین کی اعانت کی نیت کے بغیر گھر سے نکلنا روائیں۔ ان تحریروں کا خلاصہ اور حاصل یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک توفیق عطا فرمائے۔

اس تمہید کے بعد ہم حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند اہم باتیں ذکر کرتے ہیں جو اس موضوع کو واضح اور صاف کر دیں گی ان شاء اللہ! اس میں ہم نے یہ روش اپنائی ہے کہ خود سے کچھ کہنے کے بجائے دس سوال اٹھائیں گے اور جواب میں حدیث شریف کا ترجمہ مکمل نقل کر دیں گے تاکہ دلچسپی کا عنصر بھی پیدا ہو اور موضوع کی ثقاہت بھی قائم رہے۔ حوالے کے لیے ہم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی کتاب ”علامات قیامت“ سے مدد لیں گے۔ ذیل میں دی گئی احادیث کا ترجمہ مذکورہ کتاب سے بعینہ لیا گیا ہے۔

مسیحیات سے متعلق دس سوال

(1) آپ ہی کیوں؟

مسیحیات کے حوالے سے سب سے پہلا سوال ذہن میں یہ جنم لیتا ہے کہ یہود اور دجال کے قتل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی انتخاب کیوں کیا؟ اور کیا وجہ ہے کہ انہی کو یہ کام سپرد فرمایا گیا؟ حدیث شریف ہمیں بتاتی ہے:

”حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کی پیروی کرنے والے کم اور تکذیب کرنے والے زیادہ ہیں تو اس کی شکایت اللہ تعالیٰ سے کی۔ اللہ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ میں تم کو (اپنے وقت مقررہ پر طبعی موت سے) وفات دوں گا (پس جب تمہارے لیے طبعی موت مقرر ہے تو ظاہر ہے کہ ان دشمنوں کے ہاتھوں پھانسی وغیرہ پر جان دینے سے محفوظ رہو گے اور (فی الحال) میں تم کو اپنے (عالم بالا) کی طرف اٹھائے لیتا ہوں اور جس کو میں اپنے پاس اٹھا دوں وہ مردہ نہیں۔ اور میں اس کے بعد تم کو کانے دجال پر بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کرو گے (آگے فرماتے ہیں کہ) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تصدیق کرتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے: ”ایسی امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ؟“ (الدر المنثور، بحوالہ ابن جریر)

(2) آپ کی پہچان کیسے ہوگی؟

بہت سے لوگ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے کرتے دنیا کو ضلالت سے نکالنے کے بجائے گمراہی میں دھکیل کر چلے گئے۔ اہل حق مسلمان سچے مسیح کو کیسے پہچانیں گے؟ زبان نبوت جواب دیتی ہے: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور ان کے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں، اور وہ نازل ہوں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا۔ ان کا قد و قامت میانہ اور رنگ سرخ و سفید ہوگا۔ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ سر کے بال

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

مسیحیات سے متعلق دس سوال

اگرچہ بھیگے نہ ہوں تب بھی (چمک اور صفائی کی وجہ سے) ایسے ہوں گے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اسلام کی خاطر کفار سے قتال کریں گے۔ پس صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ لینا بند کر دیں گے۔ اور اللہ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ختم کر دے گا اور (انہی کے ہاتھوں) مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہ کر وفات پائیں گے، اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، صحیح ابن حبان، ابن جریر) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مزید علامات بیان فرمائی گئی ہیں: ”رجل آدم کأحسن ما أنت راء، من آدم الرجل سبط الشعولہ لمة کأحسن ما أنت راء من اللہم تضرب لمتہ بین منکیبہ یقطر راسہ ماء ربعة احمر کانما خرج من دیماس“ عیسیٰ علیہ السلام نہایت حسین گندمی رنگ کے ہوں گے۔ بال بہت گھنگھریالے نہیں ہوں گے۔ بالوں کی لمبائی شانوں تک ہوگی۔ سر سے پانی ٹپکتا ہوگا۔ معتدل جسم و قامت کے ہوں گے۔ سرخی مائل رنگ ہوگا۔ جیسے ابھی حمام سے (غسل کر کے) آئے ہوں۔

(3) آپ کے ساتھی کون ہوں گے؟

آپ علیہ السلام کن لوگوں کے درمیان نازل ہوں گے؟ کس وقت اور کس کیفیت میں نازل ہوں گے؟ جن خوش نصیب لوگوں میں آپ اتریں گے وہ کن صفات کی بنا پر اس عظیم سعادت کے مستحق ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس پیغمبر کی رفاقت ان کو نصیب ہوگی؟ لسان نبوت ہمیں آگاہ فرماتی ہے:

☆..... ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں ایک جماعت (قرب) قیامت تک حق کے لیے سر بلندی کے ساتھ برسرِ پیکار رہے گی۔ فرمایا: پس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس جماعت کا امیر ان سے کہے گا: ”آئیے! نماز پڑھائیے“ آپ فرمائیں گے نہیں! اللہ نے اس اُمت کو اعزاز بخشا ہے اس لیے تم (ہی) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں۔ (مسلم و احمد)

☆..... ”وہ آخری بار اُردن کے علاقے میں ”افیق“ نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا۔ اس وقت جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا اُردن کے علاقے میں موجود ہوگا۔ (مسلمانوں اور دجال کے لشکر کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کر دے گا۔ ایک تہائی کو شکست دے کر بھگا دے گا اور ایک تہائی کو باقی چھوڑے گا۔ رات ہو جائے گی تو بعض مومنین بعض سے کہیں گے کہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لیے اپنے (شہید) بھائیوں سے جا ملنے (شہید ہو جانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز زائد ہو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے۔ تم فجر ہوتے ہی (عام معمول کی بہ نسبت) جلدی نماز پڑھ لینا، پھر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہو جانا۔

پس جب یہ لوگ نماز کے لیے اُٹھیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے نازل ہوں گے اور نماز ان کے ساتھ پڑھیں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ (ہاتھ سے) اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے: میرے اور دشمن خدا (دجال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تا کہ مجھے دیکھ لے) ابو حازم (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دجال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی) ایسا گھلے گا جیسے دھوپ میں چکنائی پگھلتی ہے اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ (ایسا گھلے گا) جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور اللہ دجال اور اس کے لشکر پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا چنانچہ وہ ان سب کو قتل کر دیں گے۔ حتیٰ کہ شجر و حجر بھی

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

مسیحیات سے متعلق دس سوال

پکاریں گے کہ اے اللہ کے بندے! اے رحمن کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی ہے۔ اسے قتل کر دے۔ غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کر دے گا اور مسلمان فتح یاب ہوں گے۔ پس مسلمان صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ بند کر دیں گے۔“

☆..... ”اب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ پس لوگوں کی آنکھوں اور ٹانگوں کے درمیان سے تاریکی ہٹ جائے گی (یعنی اتنی روشنی ہو جائے گی کہ لوگ ٹانگوں تک دیکھ سکیں گے) اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم پر ایک زرہ ہوگی، پس لوگ ان سے پوچھیں گے آپ کون ہیں؟ وہ فرمائیں گے: ”میں عیسیٰ ابن مریم اللہ کا بندہ اور رسول ہوں اور اس کی (پیدا کردہ) جان اور اس کا کلمہ ہوں (یعنی باپ کے بغیر محض اس کے کلمہ ”کن“ سے پیدا ہوا ہوں) تم تین صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو کہ (1) اللہ دجال اور اس کی فوجوں پر بڑا عذاب آسمان سے نازل کر دے۔ (2) ان کو زمین میں دھنسا دے۔ (3) ان کے اوپر تمہارے اسلحہ کو مسلط کر دے اور ان کے ہتھیاروں کو تم سے روک دے۔ مسلمان کہیں گے: ”اے اللہ کے رسول! یہ (آخری) صورت ہمارے لیے اور ہمارے قلوب کے لیے زیادہ طمانیت کا باعث ہے چنانچہ اس روز تم بہت کھانے پینے والے (اور) ڈیل ڈول والے یہودی کو (بھی) دیکھو گے کہ ہیبت کی وجہ سے اس کا ہاتھ تلوار نہ اٹھا سکے گا۔ پس مسلمان (پہاڑ سے) اتر کر ان کے اوپر مسلط ہو جائیں گے اور دجال جب (عیسیٰ) ابن مریم کو دیکھے گا تو سیسہ (یا رانگ) کی طرح گھٹنے لگے گا۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اسے جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔“

(4) آپ کا مشن کیا ہوگا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کن کاموں کے لیے تشریف لائیں گے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پیغمبر کی حیثیت سے نہیں آئیں گے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا پیغمبر نہیں آئے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ البتہ ان کی آمد اس لیے ہوگی: ”عیسیٰ ابن مریم محض میری امت کے ایک منصف حکمران ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو ہلاک کریں گے اور جزیہ ختم کریں گے۔“ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، 4077، اقتباس: 20-58)

منصف حکمران سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مشن اسلام کی حکمرانی کو پوری دنیا پر قائم کرنا ہوگا۔ خنزیر کو ہلاک کرنے اور صلیب کو توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ صلیب کی عبادت کرتے ہیں وہ اس کی عبادت چھوڑ دیں گے اور جو خنزیر کھاتے ہیں وہ اسے کھانا چھوڑ دیں گے۔ دراصل ان دو لفظوں میں دو اہم حقیقتوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ عیسائیت نے یہودیت کی سازش سے جناب مسیح علیہ السلام کے دین میں جو بے اصل چیزیں داخل نہیں ان میں سے عقائد میں سب سے زیادہ وہ عقیدہ ہے جسے صلیب ظاہر کرتی ہے اور اعمال میں زیادہ برا عمل خنزیر کھانا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجودہ تحریف شدہ عیسائیت کی تمنیخ اور دنیا سے اس کا خاتمہ کرنے کے لیے علامتی طور پر صلیب توڑیں گے اور خنزیر کھانے پر پابندی عائد کر دیں گے۔ جو اس بات کی علامت ہوگی کہ دنیا میں اب حکمران صرف اسلامی احکام کی ہے۔ آپ کے ہاتھوں اس محل کی تکمیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور معجزہ اور آپ کی صداقت کی ایک اور دلیل ہوگی کہ خود عیسائیت (آج کل کا عالم مغرب) کے مقدس پیغمبر آکر اسلام کی حقانیت کو ثابت اور عملاً نافذ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل حق کی خوشخبری اور باطل پرستی کی قلع قمع کے لیے یہ چیز مقدر کر دی ہے اور ضرور ہو کر رہے گی۔ اس حدیث کا ایک اور اہم پہلو یہ

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

مسیحیات سے متعلق دس سوال

ہے کہ اس میں کہا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر جزیرہ (ٹیکس) ختم کر دیں گے۔ اگر آپ دنیا پر ایک نظر ڈالیں تو ہر ملک نے اپنی رعایا پر ٹیکس عائد کر رکھا ہے چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ممالک کو مغرب، آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے مجبور کرتا ہے کہ یہ ٹیکس نافذ کرے۔ کیونکہ یہ ایک عالمی حکومت کا حصہ ہے اور الجسارہ کا ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے ہر فرد کی جاسوسی (اس کے کوائف سے آگاہی) ممکن ہے۔ کرہ ارض پر بسنے والے ہر شخص کے کوائف کا علم ٹیکس کے نظام کے تحت ہی حاصل کرنا ممکن ہے۔ یہ سب کچھ مسیح مخالف ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹیکس کے خلاف ہوں گے اور اسے ختم کر دیں گے۔ یوں ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ٹیکس نظام دجال کا نظام ہے۔

(5) مخصوص وقت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک خاص وقت میں ظاہر ہوں گے۔ اس کی حکمت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ٹھیک اس وقت خاص طور پر مسیح ابن مریم کو بھیجے گا کہ جب دجال ایک نوجوان کو مار کر زندہ کرنے کا تماشہ دکھا رہا ہوگا۔ کسی اور وقت کیوں نہیں؟ اس لیے کہ زندگی اور موت پر یہ اختیار ایک ایسی بات ہوگی جو لوگوں نے اپنی زندگیوں میں نہیں دیکھی ہوگی اور لوگوں کے گروہ کے گروہ یہ سمجھتے ہوئے کہ دجال ان کا خدا ہے منحرف ہو جائیں گے (اس کا مذہب قبول کر لیں گے)۔ بہ الفاظ دیگر سائنسی ترقی اپنے عروج پر ہوگی۔ دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبی کی حیثیت سے اور اللہ کے حکم سے یہ معجزے (مردوں کو زندہ کرنا) دکھائے چکے ہیں۔ وہ یہ معجزہ دوبارہ دکھا سکتے ہیں۔ یہ ایک مقابلہ معجزاتی قوتوں کا سائنسی قوتوں سے ہوگا اور معجزاتی قوتیں فتح پائیں گی اور اس دفعہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو بھٹکنے اور دجال کو اپنا خدا ماننے کی گمراہی سے بچالے گا۔

(6) مدت قیام:

زمین پر نزول اور خاتمے کے بعد آپ علیہ السلام کتنا عرصہ یہاں رہیں گے؟ عالمی خلافت اسلامیہ کے قیام کے بعد آپ کا مسلمانوں کے ساتھ رہن سہن اور بود و باش کیسی ہوگی؟ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

☆..... ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں (نازل ہونے کے اکیس سال بعد) نکاح کریں گے اور (نکاح کے بعد) دنیا میں انیس سال قیام فرمائیں گے۔ (اس طرح دنیا میں قیام کی کل مدت چالیس سال ہو جائے گی جیسا کہ پیچھے صحیح احادیث میں گزرا ہے) (فتح الباری، بحوالہ نعیم بن حماد)

☆..... روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جذام کے وفد سے فرمایا: ”شعب علیہ السلام کی قوم اور موسیٰ علیہ السلام کی سسرال کا (یعنی تمہارا آنا مبارک ہو۔ اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسیح علیہ السلام تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کی اولاد پیدا نہ ہو۔“

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

مسیحیات سے متعلق دس سوال

قبیلہ بھذام قوم شعیب ہی کی ایک شاخ ہے اور قوم شعیب کا حضرت موسیٰ کی سسرال ہونا قرآن حکیم (سورۃ قصص: آیت) سے ثابت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد قبیلہ بھذام کی کسی خاتون سے نکاح فرمائیں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ اس طرح اس قبیلہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سسرال ہونے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔“

(7) موضع نزول:

آپ علیہ السلام کہاں نازل ہوں گے؟

حضرت ادس بن ادس الثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق کی جانب مشرق میں سفید مینارے کے پاس نازل ہوں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ طبرانی، کنز العمال، ابن عساکر وغیرہ)

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پل کے پاس اس طرح نازل ہوں گے کہ ان کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے، ان کے جسم پر دو ملائم کپڑے ہوں گے جن میں سے ایک کوتہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا، دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا جب سر جھائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی (کی طرح پانی کے قطرے) ٹپکیں گے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ص: 218، ج: 1)

(8) عالمی خلافت کے قیام کے بعد کے حالات:

آپ کے دور کے حالات کیا ہوں گے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کے آخر میں ارشاد ہے: ”اور عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر اس (دجال) کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد لوگ چالیس سال تک زندگی سے اس طرح لطف اندوز ہوں گے کہ نہ کوئی مرے گا، نہ کوئی بیمار ہوگا (جانور بھی کسی کو نہ مالی نقصان پہنچائیں گے نہ جانی حتیٰ کہ) آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا: جاؤ گھاس وغیرہ چرو۔ (یعنی چرنے کے لیے انہیں بغیر چرواہے کے بھیج دے گا) اور وہ بکری دو کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے کھیت کا ایک خوشہ بھی نہ کھائے گی (بلکہ صرف گھاس اور وہ چیزیں کھائے گی جو جانوروں ہی کے لیے ہیں تاکہ زراعت کا نقصان نہ ہو) اور سانپ اور بچھو کسی کو گزند نہ پہنچائیں گے۔ اور درندے گھروں کے دروازوں پر (بھی) کسی کو ایذا نہ دیں گے اور آدمی زمین میں ہل چلائے بغیر ہی ایک مدگندم بوئے گا تو اس سے سات سو مد (گندم) پیدا ہوگا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد زندگی بڑی خوشگوار ہوگی، بادلوں کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کی اجازت مل جائے گی حتیٰ کہ اگر تم اپنا بیج ٹھوس اور چکنے پتھر میں بھی بوؤ گے تو اُگ آئے گا اور (امن و امان کا) یہ حال ہوگا کہ آدمی شیر کے پاس

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

مسیحیات سے متعلق دس سوال

سے گزرے گا تو شیر نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا تو وہ گزند نہ پہنچائے گا۔ (لوگوں کے مابین) نہ بخل ہوگا نہ حسد اور نہ کینہ۔

(کنز العمال، بحوالہ ابو نعیم)

(9) انتقال اور وفات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے خیال ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی تو کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے برابر دفن کی جاؤں؟“ آپ نے فرمایا: ”وہ جگہ تمہیں کیسے مل سکتی ہے؟ وہاں میری ابو بکر کی، عمر کی اور عیسیٰ بن مریم کی قبر کے علاوہ کسی کی جگہ نہیں ہے۔“

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تورات میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور (یہ کہ) عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس دفن کیے جائیں گے۔ (ترمذی، والدرا المنثور)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث موقوف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ نیز انہی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”عیسیٰ ابن مریم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رفیقوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا پس عیسیٰ علیہ السلام کی قبر چوتھی ہوگی۔“ (رواہ البخاری فی تاریخہ و الطبرانی کما فی الدر المنثور)

(10) آپ کے بعد:

آپ کے بعد مسلمانوں پر اور اس دنیا پر کیا بیٹے گی؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال (دنیا میں) رہیں گے۔ لوگوں میں کتاب اللہ اور میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان کی موت کے بعد لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی وصیت کے مطابق (قبیلہ) بنی تمیم کے ایک شخص کو آپ کا خلیفہ مقرر کریں گے جس کا نام مقعد ہوگا۔ مقعد کی موت کے بعد لوگوں پر تیس سال گزرنے نہ پائیں گے کہ قرآن پاک لوگوں کے سینوں اور ان کے مصحف سے اٹھالیا جائے گا۔ بعض روایات حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت بہت جلد آجائے گی اور مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے اس سے دونوں روایتوں میں تضاد کا شبہ ہوتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اگرچہ ایک سو بیس سال کی مدت ہو مگر یہ ایک سو بیس سال نہایت سرعت سے گزر جائیں گے۔ حتیٰ کہ ایک سال ایک مہینہ کے برابر اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کی برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کی برابر ایک دن ایک گھنٹہ کی برابر معلوم ہوگا۔ اوقات میں شدید بے برکتی کی پیش گوئی مسند احمد کی ایک حدیث مرفوع میں صراحتاً موجود ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ روایات کے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد قیامت تک کم از کم ایک سو بیس سال ضرور لگیں گے مثلاً: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اثر میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد قیامت سے پہلے ایک سو بیس برس تک عرب لوگ شرک و بت پرستی میں مبتلا رہیں گے؟؟ اور فتح الباری میں تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ آفتاب کے مغرب سے طلوع کے بعد لوگ دنیا میں ایک سو بیس سال تک رہیں گے پھر قیامت آئے گی۔

shared by: www.alkalam.pk

کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور